مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درس حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہوکر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مُبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کرلیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کردیں۔

ہماری دُعاہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین واحباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت دُرفشاں است خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۶ - ۸۵-۱-۲۹

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْہُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْہُ فَادْعُوْا لَہٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ کَافَأْتُمُوْہُ [1]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم سے اللہ واسطے پناہ مانگے اسے پناہ دو، جو تم سے خدا کے نام پر کچھ مانگے اس کا سوال پُورا کرو، جو شخص تمہیں دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو، جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم اسکا

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۷۱

بدلہ دو، اور اگر تم مال وزر نہ پاؤ کہ اُس کا بدلہ چکا سکو تو پھر اپنے محسن کے لیے دُعا کرو اس حد تک کہ تم یہ جان لو کہ تم نے اس کا بدلہ چُکا دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ جو آدمی تم سے پناہ طلب کرے خُدا کا نام لے کر تو اسے پناہ دو۔ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ اور اگر کوئی خُدا کا نام لے کر تم سے سوال کرتا ہے تو اسے دو وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ جو تمہیں بُلائے اس کے پاس جاؤ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ اور جو تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے تو اس کا بدلہ دو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ اگر تمہیں میسّر نہیں ہے کہ اس کا بدلہ چُکا سکو، اُس نے تو تمہارے ساتھ یہ بھلائی کی ہے وہ تو بھلائی کرنے پر قادر تھا چاہے روپیہ سے مدد کی ہو چاہے اپنے تعلقات یا اثرات کے ذریعہ سے مدد کی ہو۔ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا تمہارے ساتھ اس نے بھلائی کر دی ہے۔ تمہارے ذمّے یہ ہے کہ بدلہ دو اس کا، اور ہے نہیں قدرت اپنی، نہ استطاعت ہے نہ اثرات ہیں کہ اس کے احسان کا بدلہ دیا جا سکے تو ارشاد فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ اگر نہ ملے تمہیں مکافات کے لیے، استطاعت نہ ہو۔ تو پھر طریقہ یہ ہے کہ اس کے واسطے دُعا کرتے رہو، حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ اتنی دفعہ دُعا کرو کہ یہ اندازہ ہو تمہیں کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا، یہ سب چیزیں حسن اخلاق کے اندر داخل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کی تعلیم فرمائی ہے اور یہ خُصوصیت اسلام کی ہے باقی اور مذاہب میں مفصل تعلیمات نہیں ملتیں، (اس حدیث مُبارک میں) کچھ احکام بھی آ گئے۔ مثلاً کوئی آدمی خدا کا نام لے کر کہتا ہے کہ خدا کے واسطے مجھے پناہ دو، بچاؤ، تو اس کی مدد کرنی چاہیے، اسی طرح سے کوئی سوال کرتا ہے تو اُسے ضرور دینا چاہیے اور دینے کے لیے یہ ہے کہ جو کچھ دے سکتے ہو وہ دو۔

پیشے کے طور پر مانگنے والوں کا مسئلہ

آج کل یہ بات ہو گئی ہے کہ یہ جو پیشہ ور ہیں مانگنے والے اور خدا کا نام لیتے ہیں اور اضطراب ظاہر کرتے ہیں یہ تو ایسے ہو گیا جیسے ایکٹنگ کرتے ہیں ظاہر کرتے ہیں کہ ہم یُوں ہیں یُوں ہیں، مر گئے جب یہ نوٹ کینسل ہوئے تھے یحییٰ خان کے زمانے میں تو ان لوگوں کے پاس سے لاکھوں روپے جمع نکلے تھے، اُن کے بینک بیلنس ہیں اور اُنھوں نے جا جا کر نوٹ بدلوائے ہیں۔ پھر پتہ چلا ہے کہ یہ تو رئیس ہے اور بنا پھرتا ہے فقیر۔ چائے کا وقت آیا

کسی ہوٹل پہ پہنچ گئے، اس نے چائے دے دی، کھانے کے وقت کسی جگہ پہنچ گئے کھانا کھالیا۔ باقی جو مانگتے رہے وہ جمع ہوتا رہا اور صُبح سے شام تک بیس، پچیس، تیس، پچاس جتنے بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں مسجد میں موقع ہو وہاں مزار پہ موقع ہو وہاں جہاں بھی موقع لگے وہاں وہ مانگتے ہیں عید اور بقرعید وغیرہ پر بھی کوئی جگہ ہو میلہ ٹھیلہ ہر جگہ پر تو یہ تو پیشہ ور ہوئے اُن کے لیے کیا حُکم ہے؟ یہ تو خُدا ہی کے نام پر مانگتے ہیں بار بار لیتے ہیں اور کہیں شیعہ ہوں گے تو وہاں حسینؓ کے نام پر مانگیں گے۔ حسنؓ کے نام پر مانگیں گے کہیں کچھ اور کریں گے باقی عام طور پر تو خُدا کے نام پر اور اضطرار ظاہر کر کے بے چینی ظاہر کر کے پریشانی ظاہر کر کے مانگتے ہیں، خُدا کا نام بھی مؤثّر طرح لیتے ہیں تو اُن کے بارے میں یہ حُکم ہے کہ اُن کو آدمی ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے یہ نہیں کر سکتے، وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ جو مانگنے والا ہے اسے جھڑکو مت، یہ منع ہے۔ جھڑک نہیں سکتے سمجھا سکتے ہیں اور اسی حدیث سے یہ سبق بھی مل رہا ہے کہ اس کے لیے دُعا بھی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیری اصلاح کرے۔ ہدایت دے۔ چاہے اس سے کہے زبان سے اور چاہے دِل میں اس کے لیے دُعا کرے یہ بھی نیکی ہو جائے گی۔ کیونکہ کام تو سارے غیب سے ہوتے ہیں۔ پتا ہی نہیں چلتا آدمی خواب دیکھ لیتا ہے کہ یُوں ہو رہا ہے کہ میں ایسے ہُوا ہوں۔ ایسے ہُوا ہے دس سال بیس سال چالیس سال بعد جا کے وہ خواب پُورا ہوتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ عالمِ غیب میں بہت کچھ موجود ہے۔ سب کچھ وہاں ہوتا ہے پھر جو لوگ یہاں اِس عالم میں مدد نہیں کر سکتے مادّی تو غیر مادّی دُنیا میں تو مدد کر سکتے ہیں غیر مادّی عالم میں تو مدد کر سکتے ہیں۔ وہ غیر مادی عالم یہی ہے کہ اللہ سے دُعا کر دی جائے اُس کی ہدایت کی اللہ اُسے ٹھیک کر دے ہدایت دے دے اگر سامنے کہو گے تو وہ چڑے گا لڑے گا۔ تو ایک اس کے لیے یہ حُکم ہُوا کہ ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو۔ جھڑکو مت جھڑک نہیں سکتے۔ دوسرے یہ بھی کر سکتے ہو جیسے یہاں کہ دُعا بھی ایک طرح کا بدلہ ہے احسان ہے۔ وہ کر سکتے ہو، غائبانہ دل دل میں اور اُسے سمجھا بھی سکتے ہو۔ اور بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ وہ بیچارہ فقیر سچ مچ کا فقیر ہے۔ وہ سچ مچ ضرورت مند ہے وہ آپ سے سوال کرتا ہے آپ کو پتہ ہے کہ یہ ضرورتمند ہے یہ بھی پتہ ہے کہ میرے پاس نہیں ہے میں نہیں کر سکتا۔ پھر بھی یہی حُکم ہے کہ اس کے لیے دُعا کرو، اور دُعا کے اثرات چلتے ہیں قیامت تک، چلتے ہیں ایسے لمبے ہوتے ہیں اثرات۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعا ہی ہے جو مکّہ مکرّمہ میں گوشت اور پانی دو چیزیں ملتی ہیں۔ زم زم اور گوشت رسول اللہ صلّی

اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دُنیا میں کسی بھی جگہ کوئی آدمی اگر رہے ان دو چیزوں پر زندگی نہیں گزار سکتا لیکن مکّہ مکرّمہ میں اگر رہے اور یہ دو چیزیں میسّر آتی رہیں تو وہ صحت سے بھی رہے گا۔ زندگی گزر جاتے گی۔ اور اُنھوں نے دُعا فرماتی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہاں پھل بھیج تو پھل پہنچ جاتے ہیں اور اَب وہاں پہنچنے شروع ہوگئے ہوں گے آم، ہم سے بہت پہلے سے وہاں آم اور بہت بعد تک وہاں چلتے ہیں۔ افریقہ وغیرہ سے آتے ہیں وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ کی دُعا اُنھوں نے کی تھی وہ قبول ہوگئی وہ پہنچتے ہیں کہیں نہ کہیں سے کسی نہ کسی طرح پہنچتے ہیں۔ یہ اللہ کے بس کی بات ہے کسی کے بس کی بات نہیں کہ وہاں جانے سے رزق کو روک لے اور شاید وہاں قحط کے زمانے میں بھی پہنچتے ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں قحط ہو ہی نہیں سکتا۔ ساری دُنیا میں ہوگا، وہاں نہیں ہوگا، حالانکہ وہاں پیدا کچھ نہیں ہوتا۔ وہ زمین ایسی ہے کہ وہاں پیداوار نہیں، لیکن دُعا ہوگئی ہے تو وہاں ضرور پھل پہنچتے ہیں، تو اگر کوئی سچ مچ ایسا ہے تو اس کے لیے اور طرح دُعا کرے اور زیادہ کرے دُعا۔ اور وہ دُعا قبول ہو جاتے اس کے حق میں تو پھر اس کا چلتا رہے گا سلسلہ مگر اصل میں کام وہاں ہوتے ہیں ظاہر یہاں ہوتے ہیں۔ یہاں بعد میں ظاہر ہوتے ہیں وہاں پہلے سے طے ہوجاتے ہیں اور دُعا کے اثرات زبردست ہوتے ہیں اور پھر یہ طریقہ بتلا دیا تمہارے ساتھ کسی نے حسنِ سلوک کیا اور تمہیں قدرت نہیں ہے بدلہ دینے کی، اسکا کیا کیا جائے۔ اُس کا بھی یہی ہے کہ اس کا فی الوقت شکریہ ادا کیا جائے مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ جو آدمی لوگوں کا شکر گزار نہیں ہے وہ خُدا کا بھی شُکرگزار نہیں بنتا اور دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ یہ حُسنِ سلوک کرتے رہو کہ اس کے لیے دُعا کرتے رہو۔ حتّٰی کہ اپنے ذہن میں یہ بات آجاتے کہ مَیں نے اس کے احسان کے مطابق کرلی ہے دُعا، بعد میں اختیار ہے چاہے ساری عمر کرتے رہو، چاہے تھوڑے عرصے تک، اتنے عرصے کرنی ضرور چاہیے۔ جتنی حدیث میں بتلا دی گئی ہے یہ سَب اخلاقی چیزیں ہیں تعلیمات ہیں محبّت ہے، شفقت ہے غائبانہ محبّت، تو غائبانہ حقوق کی رعایت رکھ دی۔ اتنے بلند اخلاق اور ایسی چیزیں اسلام کے سوا کسی مذہب میں ہیں ہی نہیں اور مسلمان جیسا بے عمل اور بے خبر بھی کوئی نہیں ہوگا کہ اتنی چیزیں موجود ہیں اُسے خبر تک بھی نہیں اور خبر بھی ہوجاتے تو عمل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا سے نوازے اور مرضیات پہ چلاتے۔

✻✻✻